# The Journal Of Contemporary Social Sciences

www.tjcss.org (TJCSS)



**محمد احمد اعوان**

پی ایچ۔ڈی اسکالر اُردو، یونیورسٹی آف سندھ، جام شورو

**عبدالخالق**

ایم۔فل اُردو، یونیورسٹی آف سندھ، جام شورو


## آغا حشر کے ڈراموں کا لسانی تجزیہ


**Muhammad Ahmed Awan**
Ph. D Scholar Urdu, University of Sindh, Jamshoro
**Abdul Khalique**
M. Phil. Urdu, University of Sindh, Jamshoro


## A Linguistic Analysis of Aagha Hashar's Dramas


Aagha Hashar has a prominent position in Urdu drama.Aagha Hashar has used single and compound words of many languages, similes, metaphors, techniques, proverbs, proverbs, legends, etc. in his plays.Through these plays, he not only preserved the culture and civilization of the subcontinent, but also gave innovation to Urdu drama by using the words of different languages in his plays. Linguistically, Aagha Hasher Kashmiri has a special importance in both poetry and prose. These plays are a milestone in the interpretation and development of Urdu dramatization, by reading them, one is aware of the linguistic consciousness of a certain period. They are a beacon of light in the expansion and promotion of Urdu dramatization.



**Key words**: Lisani, Moko, Agent, Fool, Sanskrist.

کلیدی الفاظ: لسانی، موکو، ایجنٹ، فول، سنسکرت۔


آغا حشر کاشمیری نے اُردو ڈرامے کو وہ نیا رُخ فراہم کیا جس نے اُردو ڈراما نگاری کے لیے نئی راہ متعین کی اور بعد کے آنے والے ڈراما نگاروں نے اس سے استفادہ کیا۔ان ڈراموں کے ذریعے نہ صرف برِصغیر کی تہذیب و تمدن کو محفوظ کیا بلکہ مختلف زبانوں کے لفظوں کو اپنے ڈراموں میں استعمال کرتے ہوئے اُردو ڈرامے کو جدت عطا کی۔لسانی حوالے سے آغا حشر کاشمیری کو نظم و نثر دونوں میں خاص اہمیت حاصل ہے۔انھوں نے لفظیات کا استعمال موقع و محل کے لحاظ سے کیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اُن کے ڈراموں اور شاعری میں ایک لفظ بھی آگے پیچھے کرنے سے اس جملے یا شعر کا لطف ختم ہو جاتا ہے۔

آغا حشر کاشمیری نے قدیم ضمیر کی حالتوں کو نثر میں استعمال کیا ہے۔ان میں موکو(مجھے، مجھ کو)، ہم کا(ہمارا)، واکو(اُس کو)وغیرہ شامل ہیں۔

مثلاً ''شہیدِ ناز'' کے گانے میں ''موکو'' کا استعمال کرتے ہیں:

روکو نہ موکو بیچ ڈگریا، شام مراری کے میں بلہاری جاؤں[۱]

آغا حشر ''ٹھنڈی آگ'' میں ''ہم کا'' کا استعمال کرتے ہیں:

اچھا ٹھہر جاؤ۔ہم کا تو مگ ور دم ٹم ٹم بناوت ہے۔[۲]

اسی طرح ''واکو'' کو بھی مکالموں کا حصّہ بنایا ہے۔جیسے

تیری لیلا جو کوئی بھولا، واکو نہیں ٹھار، حشر کو سہارو![۳]

جی چاہت ہے واکو ملن کو[۴]

آغا حشر نے اپنے ڈراموں میں کئی زبانوں کے مفرد اور مرکب الفاظ، تشبیہات استعارات، تراکیب، محاورات، کہاوتیں، اساطیر و تلمیحات وغیرہم کو جگہ دی ہے۔

آغا حشر کے اسٹیج ڈراموں میں ایسے الفاظ بھی ہیں جن کا تلفظ گیتوں میں شاعری کی ضروریات یا ڈرامے کے مکالموں میں اثر انگیزی پیدا کرنے کے لیے تبدیل کیا گیا ہے۔ ان لفظوں میں جبان (زبان)، انگریجی (انگریزی)، سجریا (سجی ہوئی)، نجریا (نظر)، سنبوسے (سموسے) وغیرہ ڈراموں کو حقیقت میں تبدیل کرتے نظر آتے ہیں کیوں کہ اُس وقت یہ الفاظ دیہاتی اور عام افراد کی بول چال میں استعمال ہوتے تھے۔ مثال کے طور پر،

ارے جب اتنا بڑا خان بہادر ہوئے کے انگریجی نام وام نہیں جانتا تو ہم کا جانی۔ ۵

آؤ سنور یا موری سجریا، بیتی جاتی عمریا ہماری رے ۶

بنارس کے سنبوسے ۷

عشرت رحمانی نے اپنی کتاب " آغا حشر کے ڈرامے " میں مذکورہ ڈراموں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں ڈراما بعنوان "ٹھنڈی آگ" کی نثر اور شاعری کے حوالے سے ان کا کہنا ہے کہ:

"اس کے مکالموں کی زبان مقفیٰ و مسجع اور شعر خوانی موجود ہے۔" ۸

اسی طرح "صید ہوس" کا لسانی تجزیہ کرتے ہوئے آغا حشر لکھتے ہیں:

"گفتگو کی روانی میں اضافہ اور موقع محل کی مناسبت سے زور اور اثر پیدا ہو گیا۔ موزوں الفاظ کے استعمال سے عمل و حرکت اور تذبذب کی کیفیات واضح طور پر نظر آنے لگیں۔" ۹

آغا حشر کاشمیری نے اپنے ڈراموں میں کئی زبانوں کے الفاظ استعمال کیے جو ان کے گہرے لسانی مطالعے کا پتہ دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر انھوں نے اپنے ڈراموں میں ترکی کے الفاظ تمنچہ، تمغہ، سُراغ، شامیانہ، قرق، کورنش وغیرہ کا استعمال کر کے مکالموں میں جدت پیدا کی اور پالی کے الفاظ وار، جھانجن، دونا، دونی، ڈھنگ، گھات، کنگن، کوڑا، لٹھ، من، ناگ، ساریاں، چھید، ساگ، سانڈنی، سراپ، سوتن، کنجی، کنگال، کواڑ، دمڑی وغیرہم استعمال کر کے فنِ ڈراما نگاری میں نئی روایت کا آغاز کیا۔

آغا حشر کے زیادہ تر ڈرامے انگریزی سے ماخوذ ہیں۔ جن میں استعمال ہونے والے بکثرت الفاظ ایسے ہیں جنھیں اردو میں ترجمہ کیے بغیر شامل کیا گیا ہے ذیل میں ایسے الفاظ کو انگریزی املا کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

ہمبل (Humble)، جاکٹ (Jacket)، ایجنٹ (Agent)، وارنٹ (Warrant)، ایکٹریس (Actress)، کلوروفارم (Chloroform)، آل رائٹ (All right)، سگار (Cigar)، برانڈی (Brandy)، گرانٹ روڈ (Grand road)، ممبر (Member)، بلاڈی (Bloody)، میگزین (Magazine)، نائٹ (Knight)، پتلون (Pantaloon)، فول (Fool) تارپین (Turpentine)، نیچر (Nature)، تجوری (Treasury)، تھیٹر (Theater)، ٹرپل (Triple)، ڈراپ سین (Drop scene)، جنٹلمین (Gentle man)، ڈاسن (Dawson)، رپورٹ (Report)، کورس (Chorus)، فلسفے (Philosophy)، سرونٹ (Servant)، فرینڈ (Friend)، کلکٹر (Collector) وغیرہم۔ درج بالا الفاظ کو ڈراموں میں اس انداز سے استعمال کیا گیا ہے جن کی وجہ سے مکالموں کی افادیت بڑھ گئی ہے۔

فارسی الفاظ ہنوز، فریفتہ، لِپّا، گور، اندوہ، انگشتری، ترنگ، ستد، باختہ، ساج، بخت، برم، پدر، پند، گدا، کوچہ، چنگ، کشت، کرخت، ناسزائی، ارغوانی، مسی، متحن، مہر، تابندہ، تفنگ، جامہ، چرخ، چراغ، خار، داب، کافور، قلندر، فہمائش، طلا، شتاب، سرشت، ساغر، زادی، رخنے، دہن وغیرہم کو اس طرح کھپایا کہ وہ جملوں اور گیتوں کی خوب صورتی اور جذبات نگاری میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

آغا حشر کے ڈراموں میں سنسکرت کے قدیم الفاظ الاپ، سارنگی، راگ، ادھراج، اسپ، ہمالیہ، نرت، ناٹک، گلت، اگن، الل ٹپو، کنول، کرت، انت شنٹ، بتّا، کانیاں، کارن، بچن، پاجی، پوت، تان، ٹٹو، سُبھ، سرگم، ٹکسالی، جانگلو، چندر، دیپک، داتا، راجن، ساجن وغیرہ کو مکالموں اور گانوں میں بخوبی استعمال کیا ہے۔

عربی زبان میں بکثرت ایسے الفاظ اور فقرے پائے جاتے ہیں جو معانی و مفاہیم کے حوالے سے بے انتہا وسعت رکھتے ہیں۔ آغا حشر نے اپنے ڈراموں کے بہترین ابلاغ کے لیے مذکورہ الفاظ و فقروں سے مدد لی ہے تاکہ وہ اپنے پیغام کو موثر انداز سے پیش کر سکیں۔ ذیل میں کچھ عربی الفاظ و فقرے دیے جا رہے ہیں:

کرب، ثروت، جدال، حشر، خبط، دعویٰ، دِق، راحت، تخلیہ، تسخیر، تہنیت، حشمت، لاثانی، لحظہ، متّمول، محن، نادر، ہیضہ، وبال

یاس، غفار، زعم، سخری، شائق، صدف، فاضل، قحط، قلیہ، اجابت، اجل، احبار، اصیل، برق، بساط، تابوت، رباب، السبت، احدی وغیرہم جیسے فصیح و بلیغ الفاظ جب کہ سبحان اللہ، صغیر اللہ، ظہور اللہ، لاحول ولا قوۃ، مطیع اللہ، واللہ وغیرہم فقرے استعمال ہوئے ہیں۔

ان ڈراموں کے لفظوں میں معنوں کی ایک دنیا پنہاں ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یہ الفاظ و محاورات جان دار ہیں جن کی اپنی ایک طاقت ہے، یہ قوت مکالموں اور گانوں کا حصّہ بن کر دوچند ہو جاتی ہے۔ آغا حشر نے دل اچھلنا، خون چاٹنا، نظر بچانا، ناطقہ بند ہونا، مٹی خراب کرنا، شیخی بگھارنا، رنگ رچانا، راہ دیکھنا، دل پژمردہ ہونا، خاک اڑانا، چودہ طبق روشن ہونا، چراغ گل کرنا، چراغ روشن کرنا، جان فدا کرنا، پٹی پڑھانا، بھینٹ چڑھانا، بجالانا، آہ و نالے کرنا، آنکھ لگانا، اینٹ سے اینٹ بجانا، ایسی تیسی کرنا جیسے محاورات کا استعمال اس طرح کیا ہے کہ مکالموں میں زندگی کی روح پھونک دی ہے۔

آغا حشر کاشمیری کے ڈراموں میں منفرد اور نت نئی تراکیب جا بجا نظر آتی ہیں۔ اِن تراکیب میں رامشگرانِ خوش خصال، بپاسِ ادب سلطانی، پیدا کنندۂ زمین و آسمان، ضیائے اقبالِ بادشاہ، نتیجہ خوے بدکام، ناراضگیِ خالقِ سبحان، مژدہ فصلِ بہار، قانونِ ملک داری، عاشقِ نیم جان، غمِ برادرِ خود، دلِ صد چاک، دخل در معقولات، خطِ سرنوشت، خادم المختار، مالک کون و مکان، ساقیِ گل فام، شیرانہ خو، ایفائے عہد، آبِ بقا، آب زلال، بادہ عشرت، بزمِ عشق، بعدِ فنا، بگلا بھگت، پُر الم، تخمِ حیات، تنِ نزار، جادۂ محبت، چشمِ فتنہ گر، حاجتِ شمع، لعلِ یمانی، گریباں گیر، فرطِ دہشت، زنِ بدصفات، سراپائے عجز، شانِ یزدانی، صنعتِ گلزار وغیرہم موجود ہیں۔

کسی فن پارے میں صوتی اثرات حقیقی منظر مہیا کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ یہ ندائیہ حروف تحریر کا حُسن دوبالا کر دیتے ہیں۔ آغا حشر کاشمیری نے انتہائی مہارت کے ساتھ صوتی تاثر پیش کیا ہے جس سے ان ڈراموں پر حقیقت کا گمان ہوتا ہے۔ اِن ندائیہ حروف میں اجی، حیف، اَیو، اے، ای، اوہو، اررر، اخاہ وغیرہ مکالموں اور گانوں میں مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں۔

آغا حشر کو شاعری کے ساتھ ساتھ موسیقی سے بھی خاص شغف تھا۔ انھوں نے اپنے ڈراموں کے گیتوں میں دھنوں کو بڑی ہی مہارت سے ترتیب دیا گیا ہے۔ اِن دھنوں میں یا توم تنانادر، دارے دانی تت، کڑنگ کٹ دھا، تاتھیّا، تناتوم، تنانانا، ٹم ٹم، کُوکُو وغیرہ گانوں کو مزید سُریلا بنا دیتی ہیں۔

الغرض یہ ڈرامے اردو ڈرامانگاری کی تشریح و اشاعت میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں جنھیں پڑھ کر ایک مخصوص دور کے لسانی شعور سے آگاہی ہوتی ہے۔ وہ اُردو ڈرامانگاری کی توسیع و ترویج میں روشن مینار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اُن کے ڈراموں میں، فکری اور لسانی عناصر جا بجا پائے جاتے ہیں۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ آغا حشر اردو ڈرامانگاری میں ممتاز مقام کے حامل ہیں۔

**حوالہ جات**


۱۔ عشرت رحمانی، مرتبہ، ''آغا حشر کے ڈرامے''، جلد دوم، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۹۷ء، ص، ۱۶۰۔

۲۔ عشرت رحمانی، مرتبہ، ''آغا حشر کے ڈرامے''، جلد اوّل، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۸۷ء، ص، ۲۹۸۔

۳۔ ایضاً، ص، ۷۷۔

۴۔ ایضاً، ص، ۲۹۳۔

۵۔ ایضاً، ۲۴۰

۶۔ ''آغا حشر کے ڈرامے''، جلد دوم، ص

۷۔ ''آغا حشر کے ڈرامے''، جلد اوّل، ص، ۸۱۔

۸۔ ایضاً، ص، ۲۰۷

۹۔ ''آغا حشر کے ڈرامے''، جلد دوم، ص، ۱۵۲۔